

## 93747-ابتدائی تراویح رہ جانے کی صورت میں ادائیگی کا طریقہ

سوال

اگر میں نماز عشاء سے پچھے رہ جاؤں اور اکیلا نماز عشاء ادا کر کے نماز تراویح میں شامل ہو جاؤں جبکہ عشاء کی نماز ادا کرنے سے میری دو تراویح رہ جائیں، تو میں یہ دور کعت لیسے ادا کروں، اکیلے یا مجھے کیا کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اول:

اگر آپ کی نماز عشاء رہ جائے، اور آپ مسجد میں داخل ہوں تو امام نماز تراویح پڑھا رہا ہو، تو افضل اور بہتر قویی ہے کہ آپ اس کے پچھے عشاء کی نیت سے نماز ادا کریں، اور جب امام سلام پھیرے تو آپ اٹھ کر بقیہ عشاء کی نماز مکمل کریں، اور اکیلے عشاء کی نماز ادا نہ کریں، اور نہ ہی کسی اور دوسرا یہ جماعت کے ساتھ بلکہ نماز تراویح کے امام کے ساتھ ہی ادا کریں، تاکہ ایک ہی وقت میں دو جماعتیں نہ ہوں، تو اس طرح تشویش اور آوازیں ایک دوسرے میں گلڈھ ہوں گی۔

دوم:

اور جو تراویح آپ کی رہ جائیں اگر تو آپ وہ ادا کرنا چاہیں تو امام کے ساتھ آپ و ترکو دور کعت بنالیں اور پھر آپ رہ جانے والی تراویح ادا کر کے و تراویح۔ امام کے ساتھ و ترکو دور کعت بنانے کا معنی یہ ہے کہ آپ و ترتوں میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ اٹھ کر ایک رکعت ادا کر کے سلام پھیر لیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب میں دوران تراویح نماز میں شامل ہوؤں اور کچھ تراویح رہ جائیں تو یا تو ترتوں کے بعد رہ جانے والی تراویح ادا کروں یا کہ مجھے کیا کرنا ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"وترتوں کے بعد آپ رہ جانے والی نماز ادا نہ کریں، لیکن اگر آپ رہنے والی تراویح ادا کرنا چاہیں تو آپ امام کے ساتھ و ترتوں کو جفت کر لیں (یعنی ایک رکعت ادا کر کے سلام پھریں) پھر اپنی رہنے والی تراویح ادا کر کے و تراویح۔

یہاں ایک مسئلہ کی تنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ: اگر آپ آئیں اور امام تراویح پڑھا رہا ہو اور آپ نے عشاء کی نماز ادا نہ کی ہو تو آپ کیا کریں؟

آیا آپ اکیلے عشاء کی نماز ادا کریں، یا کہ عشاء کی نیت سے تراویح میں امام کے ساتھ شامل ہو جائیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

آپ امام کے ساتھ تراویح میں عشاء کی نیت سے شامل ہو جائیں، اور جب امام سلام پھیرے تو اٹھ کر عشاء کی باقی نماز ادا کر لیں، امام احمد رحمہ نے یعنی یہی مسئلہ بیان کیا ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسے اختیار کیا ہے، اور راجح قول بھی ہی ہے؛ کیونکہ راجح قول کے مطابق فرض ادا کرنے والے کے لیے نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرنی جائز ہے اس کی دلیل معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

"معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کیا کرتے اور پھر اپنی قوم کے ہاں جا کر انہیں عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے، تو اس طرح یہ ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرضی نماز ہوتی تھی" انتہی.

مانوڈاڑ: اللقاء الشحری.

افضل تو یہ ہے کہ اگر جماعت میسر ہو تو وہ جانے والی تراویح جماعت میں ادا کی جائیں، اور اگر جماعت میسر نہ ہو تو انفرادی طور پر بھی رہ جانے والی تراویح ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.